چلو

مولینا نعیم صدیقی مدیر ماہنامہ "سیّارہ" لاہور نے حسب ذیل نظم علامہ احسان الٰہی ظہیر صاحب کی فرمائش پر لکھی ہے اس نظم کے پس منظر میں غالباً ڈھاکہ کا سانحہ کارفرما ہے۔ ہم اس نوازش پر صاحب نظم کے ممنون ہیں (ادارہ)

وار سہتے چلو، زخم کھاتے چلو — جادۂ عشق پر مسکراتے چلو
تشنگی خارِ رہ کی بجھاتے چلو — خونِ دل قطرہ قطرہ گراتے چلو
پرچم دوستی کو اٹھاؤ بلند — نغمہ ہائے خودی مل کے گاتے چلو
تیرگی کا یہ صحرا کہ ہے بیکراں — جا بجا اس میں شمعیں جلاتے چلو
رہزنوں کی ہوس کو بھی تسکین دو — زادِ رہ اپنا خوش خوش لٹاتے چلو
دیکھو ظاہر پرستوں کی لب تشنگی — جذبِ پنہاں کے ساغر لنڈھاتے چلو
آئی فصلِ بہار، عزمِ آرزو — دھجیاں دامنوں کی اڑاتے چلو
وادیِ سنگ میں سنگباری سہی — اپنے زخموں کے گلشن سجاتے چلو
یہ شبانہ سفر کاٹنے کے لیے — اپنا اپنا فسانہ سناتے چلو
یہ درندے کہ جو آدمی تھے کبھی — آدمیت انہیں پھر سکھاتے چلو
رقصِ بسمل سرِ کوچۂ دلبرے — اس ہنر کو ذرا آزماتے چلو

دوش کو دوش سے گام کو گام سے
اور دلوں کو دلوں سے ملاتے چلو

جناب نعیم صدّیقی